اعلیحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب و تہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ، لاہور

اعلیٰحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں پر کتاب مستطاب

حیاتِ اعلیٰحضرت

تالیف لطیف

ملک العلماء مولانا ظفر الدین قادری رضوی

ترتیب وتہذیب

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ ◎ گنج بخش روڈ ◎ لاہور

☆☆☆

نام کتاب ——— حیاتِ اعلیٰ حضرت

نام مؤلف ——— ملک العلماء محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

موضوع کتاب ——— اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی زندگی کے حالات

سال تصنیف ——— ۱۹۳۸ء

سال طباعت جلد اول ——— ۱۹۶۰ء

سال طباعت مکمل ——— ۲۰۰۳ء

مقدمہ ——— ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ (انڈیا)

ترتیب نو وتہذیب تازہ ——— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

تالیف سے طباعت تک ——— پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

حروف چینی ——— محمد عالم مختار حق

کمپوزنگ ——— عزیز کمپوزنگ سنٹر دربار مارکیٹ لاہور 7236056

صفحات ——— ۱۰۸۰

ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

تقسیم کار ——— مکتبہ نبویہ، مرکزی مجلسِ رضا لاہور

قیمت اعلیٰ ایڈیشن ——— ۵۰۰ روپے

کوڈ نمبر ——— 2M63

ملنے کے پتے

- ☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جاپان مینشن ریگل چوک کراچی
- ☆ افکارِ رضا ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)
- ☆ اجمیری بک ڈپو ۱۶۷ ڈم ٹم کر روڈ بمبئی (انڈیا)
- ☆ ماہنامہ "کنز الایمان" ٹیا محل شاہ جہانی مسجد دہلی (انڈیا)

مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور جہان رضا کے معاونین نصف ہدیہ ادا کریں گے

نہ منڈوا دیا تو علی بخش نام نہیں۔ آپ جب مکان تشریف لے گئے تو ایک طالب علم نے علی بخش کا وہ فقرہ عرض کیا آپ فوراً باہر تشریف لائے۔ آستانے پر اس وقت میرے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضر تھے۔ عرض کیا حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں فرمایا: بچونورا کی حماقت تو ہے (آپ کی زبان پوربی تھی) رافضی آیا تھا سلام کیا تھا جواب دے دیا ہوتا اب کسی کی داڑھی مونڈے ہے کسی کا مونڈ مونڈے ہے' نورا کی حماقت تو ہے اور آپ سیدھے بادشاہ کے محل کو تشریف لے چلے کہ اس سے پیشتر کبھی نہ گئے تھے۔ پیچھے پیچھے یہ دونوں حضرات بھی ہو لیے۔ اس دن نو روز کا دن تھا اس کے محل میں جشن ہو رہا تھا شراب' کباب' گانے بجانے کے سامان موجود تھے جب دربان نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا گھبرا کر دوڑتا ہوا گیا اور بادشاہ کو خبر کر دی۔ بادشاہ سن کر گھبرا گیا اور حکم دیا فوراً منہیات شرع اٹھا دیئے جائیں اور خود دروازہ تک استقبال کر کے حضرت کو اندر لے گیا اور باعزاز تمام بٹھایا۔ علی بخش کھڑا ہوا یہ واقعہ دیکھ رہا تھا۔ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں وہ سمجھ رہا ہے کہ اب یہ شکایت فرمائیں گے' اور خدا جانے بادشاہ کیا کچھ کرے گا مگر یہ وسیع ظرف اس ہلکے کے قیاس سے وراء ہیں۔ یہ شکایت فرمانے تشریف نہ لے گئے تھے بلکہ اسے اپنی عظمت دکھانے کیلئے کہ وہ ایذا رسانی کے خیال سے باز رہے۔ بادشاہ نے عرض کی حضرت نے کیسی تکلیف فرمائی ارشاد فرمایا: تیری زمین میں رہت ہیں ہم نے کہا ہو آئیں بادشاہ نے وہ شیرینی جو نو روز کیلئے آئی تھی پیش کی۔ فرمایا: ہمارے دو بچے بھی باہر ہیں چنانچہ ان حضرات کو بلا لیا گیا تھوڑی دیر تشریف رکھ کر واپس تشریف لائے۔

یہ دونوں حکایتیں مجھ سے حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھنو میں بیان فرمائیں جب میں اور وہ ۱۳۰۹ھ میں کچھ کتابیں دیکھنے لکھنو گئے تھے۔

ہر زمانے میں ایک غوث کی حکمرانی ہوتی ہے:

ملفوظات حصہ اول میں ہے کسی نے عرض کیا غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے ارشاد ہوا بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔ اس پر انہوں نے دریافت کیا کہ غوث کو مراقبے سے حالات منکشف ہوتے ہیں حضور نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ انہیں ہر حال یوہیں مثل آئینہ

پیش نظر ہے (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دست راست عبدالرب اور وزیر دست چپ عبدالملک۔ اس سلطنت میں وزیر چپ وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنت دنیا اس لئے کہ یہ سلطنت قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوث اکبر و غوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں صدیق اکبر حضور کے وزیر دست چپ تھے اور فاروق اعظم وزیر دست راست۔ پھر امت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیرالمومنین فاروق اعظم و حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی۔ اس کے بعد امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ و مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیرالمومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی کو مرتبہ غوثیت عنایت ہوا اور امامین محترمین سیدنا امام حسن و سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے۔ پھر امام حسن سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک سب حضرات مستقل غوث ہوئے اور امام حسن عسکری کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب ان کے نائب ہوئے، ان کے بعد سیدنا غوث اعظم مستقل غوث۔ حضور تنہا درجہ غوثیت کبریٰ پر فائز ہوئے حضور غوث اعظم بھی ہیں اور سید الافراد بھی حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی تک سب نائب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔ پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت کبریٰ عطا ہوگی۔

افراد کون لوگ ہیں؟

کسی نے عرض کیا حضور افراد کون اصحاب ہیں اس پر ارشاد فرمایا اجلۂ اولیائے کرام سے ہوتے ہیں۔ ولایت کے درجات میں غوثیت کے بعد فردیت۔ ایک صاحب اجلہ اولیاء کرام سے کسی نے پوچھا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں فرمایا ابھی ابھی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی فرماتے تھے جنگل میں ٹیلے پر ایک نور دیکھا جب میں قریب آیا تو معلوم ہوا کہ وہ کمبل کا نور ہے۔ ایک صاحب اسے اوڑھے سو رہے ہیں میں نے پاؤں پکڑ کر ہلایا